

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ

- ♥ کیا میت کے لئے نماز جنازہ سے فراغت کے فوراً بعد دعا کرنا جائز ہے؟
- ♥ نکاح نامے پر دستخط کر کے زبان سے قبول نہ کرنے والے دولہا کا نکاح

☆ سوال: کیا نکاح چوری چھپے ہو سکتا ہے؟ (محمد اسلم رانا، مدیر (السؤال والجب))

جواب: چوری چھپے نکاح کرنا ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: ”جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے“۔ مشکوٰۃ باب الولی فی النکاح اور دوسری روایات میں ہے کہ وہ عورتیں بدکار ہیں جو گواہوں کے بغیر اپنا نکاح کر لیتی ہیں والاصح انہ موقوف علی ابن عباس (سنن ترمذی) حضرت عمرؓ کے پاس ایک نکاح کا معاملہ پہنچا جس میں ایک مرد اور عورت گواہ تھے، فرمایا: یہ پوشیدہ نکاح ہے، میں اسے جائز نہیں سمجھتا، اگر مجھے پیشگی علم ہو جاتا تو میں رجم کر چھوڑتا کیونکہ اس نکاح میں گواہی مکمل نہیں۔ واضح ہو کہ جمہور کے نزدیک نکاح میں کم از کم دو عادل گواہ ہونے ضروری ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں: وہ نکاح پوشیدہ ہے جس میں گواہوں کو چھپانے کی تلقین کی گئی ہو۔ (شرح الرزقانی ۱۳۵/۳) اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: ”لا نکاح إلا بولی وشاہدی عدل“ (احمد، طبرانی، بیہقی وغیرہ باسناد صحیح) یعنی ”ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا“

صاحب مشکوٰۃ نے متعدد احادیث بیان کیں ہیں جن میں اعلان نکاح کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ☆ سوال: نماز جنازہ سے فارغ ہو چکنے کے بعد میت کے لئے دعا مانگنا شرعاً کیسا ہے؟ کیا حدیث إذا صلیتم علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء (جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے خصوصی طور پر دعائیں کرو) اور ابن شیبہ کی حضرت علیؓ سے روایت کہ ”انہوں نے نماز جنازہ پڑھی پھر میت کے لئے دعا“ کی، سے اس کا جواز نکلتا ہے؟

جواب: بحث طلب مسئلہ یہ ہے کہ آیا نماز جنازہ سے فارغ ہو چکنے کے فوراً بعد میت کے لئے دعا کی دعا کا جواز ہے یا نہیں؟..... نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنے کی دلیل کے طور پر، سوال میں مذکور دو روایات پیش کی جاتی ہیں لیکن درست بات یہ ہے کہ میت کے لئے دعا نماز جنازہ کے دوران مانگی جائے۔ پہلی حدیث کی تشریح بقول علامہ منادویؒ یوں ہے:

”میت کیلئے اخلاص کے ساتھ دعا کرو کیونکہ اس نماز سے مقصود صرف میت کیلئے سفارش کرنا ہے جب دعا میں اخلاص اور عاجزی ہوگی تو اسکے قبول ہونے کی امید ہے“ (عون المعبود: ۱۸۸/۳)

اور مستدرک حاکم میں حضرت ابوامامہ کی روایت میں ہے: ”ویخلص الصلاة في التكبيرات الثلاث“ یعنی جنازہ کی تین تکبیروں کے دوران اخلاص سے دعا کرے۔ مستدرک حاکم کی اس حدیث سے اس امر کی وضاحت ہوگئی کہ دعا کا تعلق خالصہ حالت نماز کے ساتھ ہے نہ کہ بعد از نماز سے۔

اصول فقہ کا معروف قاعدہ ہے کہ الأحادیث یفسر بعضها بعضا ”احادیث ایک دوسری کی تفسیر کرتی ہیں“، اس بنا پر اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب تم نماز جنازہ پڑھنا چاہو تو میت کے لئے خلوص کے ساتھ دعا کرو۔ یہ إقامة المسبب مقام السبب (سبب بول کر مسبب مراد لینا) کی قبیل سے ہے، ارادہ سبب اور نماز مسبب ہے۔ حدیث کے الفاظ فَاخْلُصُوا میں فاء کے ترتیب و تعقیب بلا مہلت ہونے کا یہی مطلب ہے..... اگر مقصود یہاں نماز جنازہ سے فراغت کے بعد دعا ہوتی تو پھر فاء کی بجائے لفظ ثُمَّ ہونا چاہئے تھا جو عام حالات میں ترتیب اور تراخی کا فائدہ دیتا ہے۔ احناف کی یہ توجیہ غلط ہے کہ فاء تعقیب کا یہ مطلب ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے۔

علاوہ ازیں یہ حدیث سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ وغیرہ میں ہے اور امام ابوداؤد نے اس حدیث کو جنازہ کے دوران دعا پڑھنے کے ضمن میں ذکر کیا ہے انہوں نے اس پر عنوان یوں قائم کیا ہے: باب الدعاء للمیت اور اس حدیث پر امام ابن ماجہ کی ترویج بھی ملاحظہ فرمائیں اور بار بار غور سے پڑھیں:

”باب ماجاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة“ یعنی نماز جنازہ میں دعا کے بارے میں جو کچھ آیا ہے، اس کا بیان..... اس سے معلوم ہوا کہ محدثین اور احناف کے فہم میں زمین آسمان کا فرق ہے لہذا اس تحریف پر انہیں ندامت کا اظہار کر کے حق کی طرف رجوع کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے ”مراجعة الحق خير من التماس في الباطل“ باطل پر اصرار سے بہتر ہے کہ آدمی حق کی طرف رجوع کر لے۔ (اعلام الموقعین)

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے قرآن مجید میں ہے ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ (النحل: ۹۸) ”جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو“۔ ائمہ لغت زجاج وغیرہ نے اس کا معنی یوں بیان کیا ہے

”إذا أردت أن تقرأ القرآن فاستعذ بالله وليس معناه استعاذ بعد أن تقرأ القرآن“ ”جب آپ قرآن کی تلاوت کا ارادہ کریں تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کریں، اس کا یہ معنی نہیں کہ تلاوت قرآن کے بعد اعوذ باللہ پڑھا کرو“..... اسی کی مثل قائل کا قول ہے: ”إذا أكلت فقل بسم الله“ یعنی جب تو کھانے کا ارادہ کرے تو بسم اللہ پڑھ، اس کا قطعاً یہ معنی نہیں کہ کھانے سے فراغت کے بعد بسم اللہ پڑھنی چاہئے“..... امام واحدیؒ فرماتے ہیں: ”فقہاء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ استعاذہ قراءت سے پہلے ہے۔“ (تفسیر فتح القدیر: ۱۹۳/۳)

بلاشبہ شرع میں دعا کی بالعموم تاکید ہے۔ غالباً اس بنا پر فقہاء حنفیہ نے جنازہ میں قراءت سے استغنائی پہلو اختیار کر کے اس کا نام دعاء و ثناء وغیرہ رکھا ہے۔ موطاً امام محمد میں ہے ”لا قراءۃ علی الجنازۃ وهو قول ابی حنیفہ“ اور یہ قول المبسوط للمرحوم عسائی میں بھی ہے (۶۲/۲)..... البتہ محقق ابن الہمام فتح القدیر (۲۸۹/۱) میں فرماتے ہیں:

”فاتحہ نہ پڑھے تاہم یہ نیت ثابہ رہی جاسکتی ہے۔ کیونکہ قراءت رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں“

علامہ ابن الہمام جیسے محقق کی یہ بات انتہائی مضحکہ خیز ہے، اس لئے کہ فاتحہ کی قراءت کا اثبات تو صحیح بخاری میں موجود ہے: باب قراءۃ فاتحۃ الكتاب علی الجنازۃ۔ تو پھر کیا یہ بات معقول ہے کہ اثناء جنازہ میں اخلاص دعا کی تاکید تو نہ ہو، لیکن سلام پھیرنے کے بعد کہا جائے کہ اب اخلاص سے دعا کرو۔ غالباً اس دھوکہ کے پیش نظر حنفی بھائی نماز جنازہ کا تو جھٹکا کرتے ہیں، بعد میں لمبی لمبی دعائیں کی جاتی ہیں جس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

اصول فقہ کا قاعدہ معروف ہے کہ ”عبادات میں اصل حظر (ممانعت) ہے، جواز کے لئے دلیل کی ضرورت ہوتی ہے“۔ عہد نبوت میں کتنے جنازے پڑھے گئے، کسی ایک موقع پر بھی ثابت نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے نماز جنازہ کے بعد دعا کی ہو۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے

من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منہ فہو ردۃ ”جو دین میں اضافہ کرے وہ مردود ہے“
امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: علیک بالاثار وطریقۃ السلف ولایاک وکل محدثۃ فإنہا بدعۃ
”آثار اور طریقہ سلف کو لازم پکڑو، اپنے آپ کو دین میں اضافہ سے بچاؤ وہ بدعت ہے“ (ذم التاویل از ابن قدامہ)

ابن الماجشون نے کہا کہ میں نے امام مالک سے سنا، وہ فرماتے تھے:

”جو دین میں بدعت ایجاد کر کے، اسے اچھا سمجھے تو گویا وہ یہ باور کراتا ہے کہ محمد ﷺ نے رسالت میں خیانت کی ہے، اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ جو شے اس وقت دین نہیں تھی، وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی“

امام شافعی فرماتے ہیں: ”جس نے بدعت کو اچھا سمجھا اُسے نئی شریعت بنائی“ (السنن والابتدعات) رہا حضرت علی کا اثر (فعل صحابی) تو اس کا تعلق نماز جنازہ کے متصل بعد سے نہیں بلکہ اس کا تعلق دفن میت کے بعد سے ہے کیونکہ مصنف نے اس اثر پر جو عنوان قائم کیا ہے اور اس کے تحت مذکورہ جملہ آثار اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اس دعا کا تعلق تدفین میت کے بعد سے ہے، عنوان کے الفاظ ملاحظہ فرمائیے ”..... فی الدعاء للمیت بعد ما یدفن ویسوی علیہ“ قبر پر مٹی برابر کر کے میت کے لئے دعا کرنے کا بیان۔ اور تدفین کے بعد میت کے لئے دعا کرنا ثابت شدہ امر ہے جس میں کسی کا کوئی